خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

ای میگزین

پیامِ حیاء

PAYAM-E-HAYA

شوال المکرم 1446ھ APRIL 2025

شمارہ نمبر
49

عید مبارک

الوداع الوداع ماہ صیام

عید الفطر مبارک

اہل غزہ کو کیسے بھول؟

مجھ کو عیدی آپ دیں

مضامین	صفحہ نمبر
قرآن وحدیث	3
حمد (فخر صابری)	4
عید مبارک (حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)	5
اولاد کی اسلامی تربیت کے اصول (مفتی عبدالرحمن سعید)	6
مبارک عیدالفطر اہل غزہ کو کیسے کہوں؟ (فاطمہ سعید الرحمن)	9
رمضان کے بعد کی زندگی! (ابو محمد)	10
عید خط (بیگم ناجیہ شعیب احمد)	11
دعا (عذرا خالد)	13
نظم (ساجدہ بتول)	15
انوکھی عید۔۔۔افسانہ۔۔(ام نُسیبہ)	17
خواتین کے مسائل (دارالافتاء الاخلاص)	20
جنگ میں جھلستے بچوں کی عید (خولہ اسماعیل)	21
عید مبارک اور اسکی رونقیں (بنت شفیع)	23
تبصرے	25
گم شدہ عیدیں (رقیہ عطاء اللہ شاہ)	26
عید کے لئے دلکش میک اپ ٹپس (ام حسن)	28
عیدالفطر کی اصل خوشیاں (عائزہ چوہدری)	29
ترکش کنافہ۔۔پکوان۔۔(عائشہ صدیقہ)	30

Published at

www.Darsequran.com

پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
نائب مدیر: مفتی عبدالرحمن سعید
ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن
معاونات: سیمار ضوان۔ناجیہ شعیب احمد۔عذرا خالد

کلام الٰهی

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں وہ بیشک ساری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں

ان کے پروردگار کے پاس ان کا انعام وہ سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ وہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش ہوگا اور وہ اس سے خوش ہوں گے۔ یہ سب کچھ اس کے لیے ہے جو اپنے پروردگار کا خوف دل میں رکھتا ہوں۔

(البینہ: ۷،۸)

کلام نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابوعبید سعد کہتے ہیں کہ میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دسویں ذی الحجہ کو موجود تھا، انہوں نے خطبے سے پہلے نماز شروع کی، پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرماتے سنا ہے، عیدالفطر کے دن سے، اس لیے کہ یہ تمہارے روزوں سے افطار کا دن اور مسلمانوں کی عید ہے اور عیدالاضحی کے دن اس لیے کہ اس دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ

(جامع ترمذی: ۷۷ باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ ۔۔)

حمدِ باری تعالیٰ

کرم کی ابتدا ہے تو، رحم کی انتہا ہے تو
شہنشاہ لولاک ہے، ہر چیز پر قادر ہے تو
تیری نعمتیں، تیری عنایتیں سب کیلئے ہیں
کسی ایک کا نہیں، رب کائنات ہے تو
تیرے ہی در پہ آتا ہے دنیا کا ہر سوالی
خالی لوٹا ہے کوئی نہ کسی کو لوٹنے دیتا ہے تو
تیری عظمتیں کمال ہیں، میں ہوں بے خبر
مولا بخش دے مجھے موڑ لے اپنی طرف تو
مالک دوجہاں ہے تو خالق کائنات بھی
میرے مولا سب کو پالنے والا رازق ہے تو
تیرے بے نیازی بھی لاجواب ہے مولا
اپنے بھرے خزانوں سے ہمیں نوازتا ہے تو
تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہوں میں یارب
محشر میں بھرم رکھ لینا رسوا نہ ہونے دینا تو

فخر صابری

عید مبارک

مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

مسلم امہ یوم عید ہر سال مناتی ہے۔اس دن ساری مسلم دنیا میں فکر و نظر کی ہم آہنگی نظر آتی ہے۔ہر سو خوشی اور مسرت کا سماں ہوتا ہے۔بندے بارگاہ الٰہی میں سر بہ سجود ہوتے ہیں ۔مسجدوں، بازاروں اور گھروں کی رونق بڑھ جاتی ہے۔ دلوں کی دنیا جگمگا اٹھتی ہے۔عید الفطر ہماری مذہبی روایات اور ملی تاریخ کی امین ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لانے کے دوسرے سال رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے۔روزوں اور تراویح کی تکمیل کی خوشی میں عید الفطر مشروع ہوئی جس اس کی خوشیاں ہم ایک بار پھر منا رہے ہیں۔

عید کے دن بچھڑوں کو ملانے کی اور روٹھے ہوئے دوستوں اور رشتہ داروں کو منانے کی کوشش کیجئے۔شکووں اور شکایات کے دفاتر طے کر دیجئے کہ ہمیں وحدت کے پیامی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی درس دیا ہے۔

اس موقع پر ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے لاکھوں بھائی بہن فلسطین بالخصوص غزہ میں انتہائی تکالیف سے دوچار ہیں۔ان پر آئے دن بمباری ہوتی ہے،میزائل داغے جاتے ہیں۔ ہسپتالوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔بچے اور عورتیں بڑی تعداد میں شہید ہو رہے ہیں۔اس نسل کشی کو روکنا امت مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔

آج دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ارب سے زیادہ ہے۔50سے زیادہ مسلم ممالک ہیں جن میں پاکستان،افغانستان،انڈونیشیا،ترکی،ایران، سعودی عرب، مصر، شام،الجزائر،تونس، مراکش اور موریطانیہ جیسے بڑے ممالک بھی ہیں۔یہی نہیں بلکہ ایشیا ہو یا افریقہ، یورپ ہو یا امریکا۔۔کوئی سرزمین بلکہ کوئی جزیرہ تک ایسا نہیں جو فرزندان توحید سے خالی ہو۔

اتنی بڑی تعداد میں جب ہم مسلمان نئے ولولوں کے ساتھ ہر سال عید کی خوشیوں سے ہم کنار ہوتے ہیں تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے مظلوم بھائیوں کو بھی ضرور یاد رکھیں ان کے لیے دعائیں کریں جانی اور مالی لحاظ سے ان کی جو مدد کر سکتے ہیں اس میں دریغ نہ کریں۔اس کے ساتھ

ساتھ صہیونی لابی اور اس کے حامیوں کا معاشی بائیکاٹ کریں اور عملی جہاد کے لیے اپنے ملک کی حکومتوں کو آمادہ کریں۔

انشاءاللہ جب مسلمانوں میں یہ بیداری پیدا ہو جائے گی تو فتوحات کے راستے کھل جائیں گے اور سعادتیں اور رحمتیں فتوحات کی شکل میں فرزندانِ توحید کے قدم چومنے لگیں گی۔

مفتی عبدالرحمن سعید

اولاد کی اسلامی تربیت کے اصول

(حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی روشنی میں)

بچوں کی جسمانی اور نفسیاتی پرورش:

1. بچوں کو جن بھوت یا ڈراؤنی چیزوں سے مت ڈرائیں، اس سے ان کے دل کمزور ہو جاتے ہیں۔

2. اگر لڑکا ہو تو اس کے سر پر زیادہ بال نہ بڑھائیں، اور لڑکی کو پردے کی عمر سے پہلے زیور نہ پہنائیں تاکہ فضول شوق نہ پیدا ہو۔

3. بچوں کو سخاوت کی عادت ڈالیں، مثلاً ان کے ہاتھوں سے غریبوں کو کھانے اور کپڑے دلوائیں۔

4. زیادہ کھانے کو برا سمجھائیں، مگر کسی کا نام لے کر مذاق نہ بنائیں۔

5. لڑکوں کو سادہ لباس، خصوصاً سفید کپڑوں کی عادت ڈالیں اور شوخ رنگوں سے بچائیں۔

6. لڑکیوں کو بہت زیادہ فیشن اور پر تعیش لباس کا عادی نہ بنائیں۔

اخلاقی اور دینی تربیت:

7. بچوں کی ہر ضد پوری نہ کریں، ورنہ وہ ضدی اور بگڑ جائیں گے۔

8. چلا کر بولنے کی عادت سے روکیں، خاص طور پر لڑکیوں کو۔

9. غلط عادتوں والے بچوں سے ان کو بچائیں، مثلاً جو گالم گلوچ کرتے ہوں یا فضول خرچی کے عادی ہوں۔

10. بچوں کو جھوٹ، حسد، لالچ، چوری، چغلی، دھوکہ اور بے فائدہ باتوں سے دور رکھیں۔

11. اگر بچہ کسی کو مارتا ہے یا کوئی چیز توڑ دیتا ہے تو مناسب سزا دیں تاکہ آئندہ احتیاط کرے۔

12. سات سال کی عمر میں نماز کی عادت ڈالیں اور ابتدائی تعلیم قرآن مجید سے شروع کریں۔

معاشرتی آداب اور عملی زندگی کے اصول:

13. بچوں کو دیر سے سونے نہ دیں اور جلدی اٹھنے کی عادت ڈالیں۔

14. کبھی کبھار نیک لوگوں کی کہانیاں سنائیں تاکہ اچھے

کردار کی ترغیب ہو۔

15. انہیں بے حیائی اور عشق و معشوقی والی کتابیں اور کہانیاں پڑھنے نہ دیں۔

16. مکتب سے واپسی کے بعد کچھ وقت کھیل کود کے لیے دیں، مگر کھیل ایسا ہو جس میں گناہ نہ ہو۔

17. آتش بازی، غیر ضروری موبائل، ویڈیو گیمز اور فضول خرچی کی عادت سے دور رکھیں۔

18. بچوں کو کوئی ایسا ہنر سکھائیں جو بوقت ضرورت کام آئے۔

19. لڑکیوں کو اتنا لکھنا پڑھنا ضرور سکھائیں کہ ضروری خطوط اور گھر کا حساب کتاب کر سکیں۔

20. بچوں کو اپنا کام خود کرنے کی عادت ڈالیں تاکہ وہ سست نہ ہوں۔

21. لڑکیوں کو گھریلو کاموں میں ماہر بنائیں، مثلاً کھانا پکانا، سلائی، کپڑے رنگنا وغیرہ۔

22. اگر بچہ کوئی اچھی بات کرے تو اس کی حوصلہ افزائی کریں، اور بری عادت پر پیار سے سمجھائیں، اگر نہ مانے تو مناسب سزا دیں۔

23. بچے کو کوئی بھی کام چھپ کر کرنے نہ دیں۔

24. کوئی محنت کا کام ضرور سونپیں تاکہ سستی اور کاہلی نہ آئے۔

25. چلنے کے آداب سکھائیں، بہت تیز نہ چلیں اور نظریں اوپر نہ اٹھائیں۔

26. عاجزی اور انکساری کی عادت ڈالیں، شیخی اور غرور سے بچائیں۔

27. بچوں کو کبھی کبھار تھوڑے پیسے دیں تاکہ اپنی مرضی سے خرچ کریں، لیکن انہیں یہ عادت ڈالیں کہ کوئی چیز آپ سے چھپا کر نہ خریدیں۔

یہ ہدایات اسلامی تربیت کے بہترین اصولوں پر مشتمل ہیں جو آج کے دور میں بھی انتہائی مفید ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا جائے تو بچے نہ صرف اچھے مسلمان بن سکتے ہیں بلکہ باعمل، بااخلاق اور مہذ

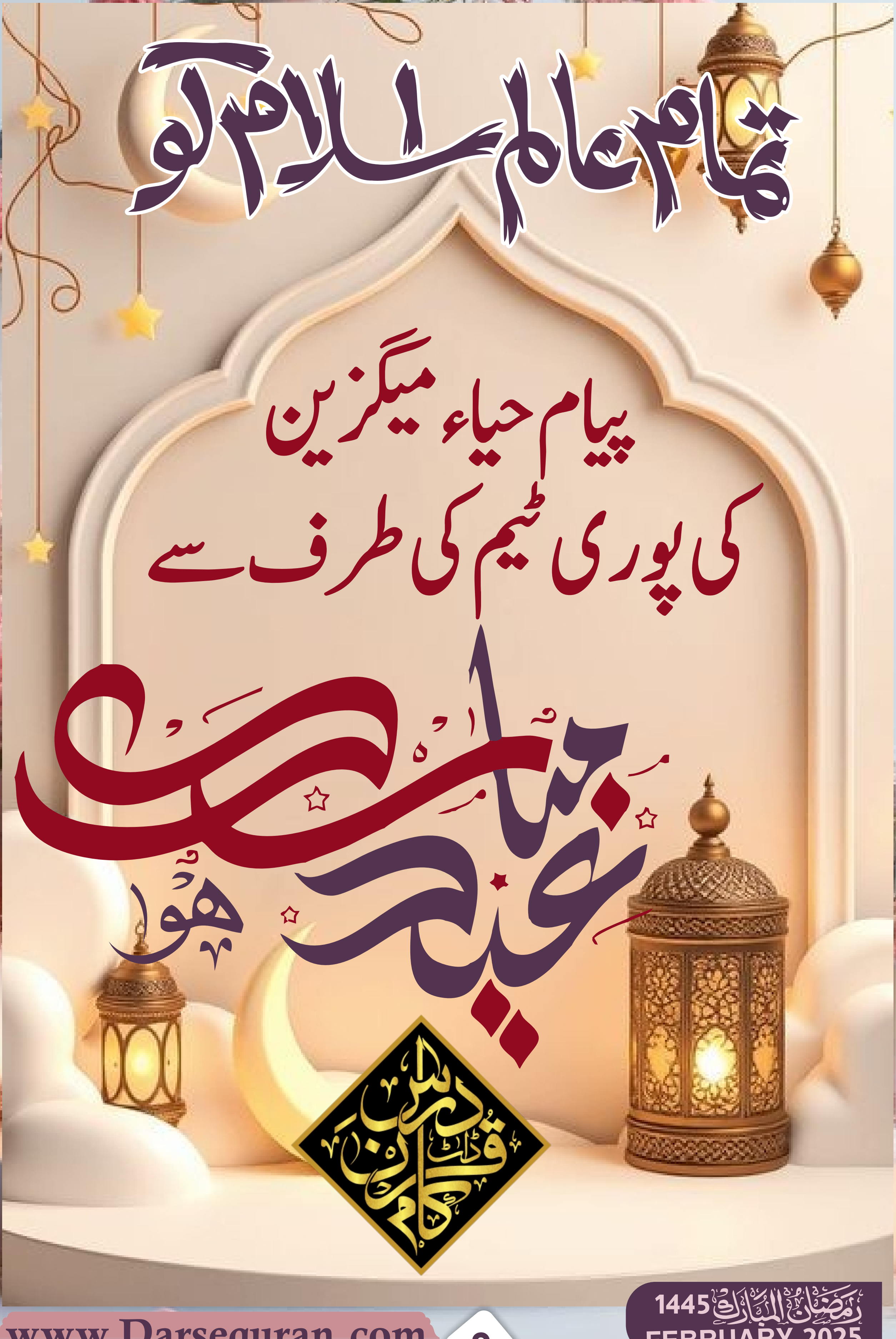
تمام عالم اسلام کو
پیام حیاء میگزین
کی پوری ٹیم کی طرف سے
عید مبارک ہو

عید الفطر مبارک

اہل غزہ کو کیسے گزری؟

فاطمہ سعید الرحمن

عید یقینی طور پر خوشی کا دن ہے لیکن خوشی کا یہ موقع غزہ کی پٹی کے لوگوں کے لیے خون کی ایک سرخ لکیر بن چکا ہے، اس سرخ لکیر کی دوسری طرف مسلم ممالک کے حکمران جو مغرب کے چنگل میں پھنس کر مغرب کے غلام بن چکے ہیں۔ اپنے بیانات اور افسوس و مذمت سے آگے بڑھنے کا نام تک نہیں لے رہے۔

اسرائیل کسی عالمی قانون کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے معصوم فلسطینی بچوں اور عورتوں کا کھلے عام خون بہا کر فلسطینیوں کی نسل کشی میں مصروف ہے۔ اس وقت جتنے فلسطینی شہید کر دیے گئے ہیں ان میں 75 فیصد تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔

غزہ میں موجود ہر فرد تکلیف و درد کی انتہا سے گزر رہا ہے۔

اسرائیل کی مسلسل ہٹ دھرمی اور جنگ بندی کے باوجود امریکی آشیر باد سے جاری وحشیانہ جنگ نے محصور فلسطینی پٹی میں جو کچھ باقی ہے وہ بھی تباہ کرنے کی ٹھان رکھی ہے ہزاروں افراد کی بربریت کے نتیجے میں شہادت کے بعد بھی اموات کا نہ رکنے والا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

فلسطین میں اتوار کو عید الفطر سادگی اور خاموشی کے ساتھ منا رہے ہے۔ اہل غزہ کیلئے تو سب کچھ پھیکا پھیکا سا ہے۔ کیونکہ جاری جنگ میں انہوں نے بہت کچھ کھو دیا ہے۔ اسرائیلی جارحیت، جنگ، بارود، اپنوں کو کھونے کا درد، فاقہ کشی اور بمباری سے جھلسنے کے باوجود اہل غزہ نے صبر و ہمت سے کام لیا۔ نماز دوگانہ کے بعد لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے قبرستانوں کا رخ کیا اور اسرائیلی حملوں میں جاں بحق ہونے والے اپنے مرحومین کی قبروں کی زیارت کی اور فاتحہ خوانی کی۔

عید کے موقع پر بھی غزہ میں زیادہ تر فلسطینی خوراک، پانی اور ادویات کی تلاش میں سر گرداں نظر آئے۔ کچھ نے خیموں اور پناہ گزین کیمپوں میں ملنے والی امداد پر ہی عید کا دن گزارا۔ کم سن بچوں کو ٹوٹے کھلونے اور تھوڑی سی کھانے کی چیزیں ملیں تو انھوں نے انہیں غنیمت سمجھ کر عید الفطر منائی اور بمباری سے تباہ حال سڑکوں پر کھیلتے دکھائی دیئے۔ غزہ میں زیادہ تر فلسطینیوں نے ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہونے والی مساجد اور عمارتوں کے احاطے میں چھوٹے چھوٹے اجتماعات منعقد کر کے نماز عید ادا کی۔

اپنوں کی جدائی، جنگ اور فاقہ کشی کے باوجود فلسطینیوں کے حوصلے پست نہ ہوئے۔

الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق ریڈ کریسنٹ کے

بقیہ صفحہ نمبر ۲۲ پر

رمضان کے بعد کی زندگی!

ابو محمد

بحیثیت امتِ مسلمہ ہم رجب کے مہینے میں سنت نبوی ﷺ کی اتباع میں بارگاہِ الٰہی میں جو دعا کررہے تھے کہ اے اللہ رجب اور شعبان میں ہمارے اعمال میں وہ برکت عطا فرما کہ جس کے سہارے ہم رمضان میں داخل ہو سکیں۔ اللہ نے ہماری یہ دعا قبول کی اور ہم بحالتِ ایمان رمضان میں داخل ہو کر رحمت و برکت مغفرت و سعادت کے انعامات الٰہی سے مالا مال ہوئے، لیکن ایک لمحے کو رک کر جب پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں، تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ماہِ صیام جس کا گیارہ مہینے سے انتظار تھا، وہ آیا اور ہوا کے ایک خوشگوار جھونکے کی مانند ہمیں ہر نعمتِ خداوندی سے سرفراز و سرشار اور مالا مال کر کے گزر گیا۔

رمضان میں اللہ تعالیٰ نے دین دنیا اور آخرت کے خزانوں کے منہ ہمارے لئے کھول دیئے، ہم نے ذرہ مانگا، اس نے پہاڑ دے دیئے، ہم نے قطرہ مانگا، اس نے سمندر بہا دیئے اور بیش بہا انعامات سے مالا مال کر دیا۔ اس نے ہمیں دیتے ہوئے یہ بھی نہیں دیکھا کہ کس کا رمضان اعمال کے اعتبار سے کتنا وزنی یا بھاری ہے، نہ اس نے نیک دیکھا، نہ بد، نہ عابد و زاہد، نہ گناہ گار، بس وہ تو رمضان میں اپنے بندوں پر اپنی رحمتیں برساتا رہا، مغفرتیں عطا کرتا رہا، نعمتوں سے نوازتا رہا، ہمیں دوزخ سے آزاد کرتا رہا، جنّت میں داخل کرتا رہا۔ بلاشبہ، رمضان کے اختتام پر ہمیں اللہ کی جانب سے گناہوں سے پاکی، نجات اور خلاصی کا پروانہ مغفرت کی شکل میں عطا ہوا۔

ہم رمضان کو رخصت کرتے وقت اس تصور سے خوش ہیں کہ اللہ کا شکر کہ یہ روزہ تو ختم ہو گیا۔ اگر زندگی رہی تو پھر اگلا رمضان ہوگا، لیکن ہم اور ہماری زندگی کا کوئی بھروسا نہیں۔ البتہ وہ مسلسل و طویل روزہ رہے گا۔ وہ روزہ مبارک ہو، اس روزے کا خیال رکھیے گا۔ یہ روزہ نہ توڑیئے گا۔ یہ روزہ ٹوٹا، تو سب کچھ ٹوٹ جائے گا۔ دین ایمان، اسلام سب بگڑ جائے گا۔ بس یہی دو روزے ہیں۔ ایک روزہ قریب المیعاد ہے۔ وہ رمضان کا دن بھر کا روزہ ہے۔ ایک روزہ وہ ہے جو زندگی کے ساتھ رہے گا، جب تک مومن کی سانس اور جان میں جان ہے اس وقت تک ہے۔“

رمضان کے بعد ہمیں خود کو شیطان سے محفوظ رکھتے ہوئے رمضان کی نیکیوں کی حفاظت بھی کرنی ہے اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ ہدایت و تقویٰ یعنی قانون خداندی کی اطاعت و فرماں برداری کے ساتھ زندگی کے اس روشن راستے پر چلنا ہے کہ جس پر ہم رمضان میں گامزن رہے۔

عید خط

بیگم سیدہ ناجیہ شعیب احمد

شہر: کراچی

از دبئی

مؤرخہ: -مارچ ۲۰۲۵

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

پیاری سحر امید کرتی ہوں کہ تم اپنے سرتاج اور بچوں کے ساتھ خیر وعافیت سے بہترین ایمانی حالت میں ہو گی۔ کئی مرتبہ فون کیا پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے مجھے بلاک کر رکھا ہے۔ خیر آس نے دل کا ساتھ نہ چھوڑا تو میں نے تمہیں کئی خط لکھ بھیجے۔ مگر ان دس سالوں میں تم نے پلٹ کر جواب تک دینے کی زحمت گوارہ نہ کی۔

چھٹکی!

ایسا کیا جرم سرزد ہو گیا مجھ ناچیز سے کہ جس کی تلافی ممکن نہیں۔ گو کہ تم میری نظروں سے بہت دور ہو تو کیا ہوا، دل کے بہت پاس ہو تم۔ پردیس جا کر تم پیا کے رنگ میں ایسا رنگی کہ اپنی اکلوتی ماں جائی تک کو بھول بیٹھی، کبھی بھولے سے بھی یاد نہ کیا۔

چلو چھوڑو رہنے دو یہ گلے شکوے۔

بس اب کی بار ایک مرتبہ فون کال نہ سہی عید کارڈ ہی بھیج دو۔ نجانے کتنی عیدیں تُمہاری دید کو ترس گئیں۔

نہ خود ملنے آتی ہو نہ ہم سے کوئی واسطہ یا رابطہ کرتی ہو۔ بھلا خون کے رشتے بھی ٹوٹ سکتے ہیں؟ ارے پگلی! نہیں ناں۔ تو پھر کاہے کو منہ پھلائے، دامن چھڑائے، پیٹھ پھیرے رُس کے بیٹھی ہو۔ ایسی بھی کیا بے مروتی۔ ایک آنگن میں کھیل کے بڑی ہوئی تھیں، ہم مل کر کتنی شرارتیں کیا کرتے تھے، ساتھ ڈانٹ کھاتے تھے، ایک ساتھ روتے اور ہنستے تھے آہ! وہ بھی کیا خوب دن تھے ناجب ہمارے رشتے اٹوٹ ہوا کرتے تھے۔

دن میں چڑیلوں کی طرح لڑتے۔ امی ابو ہمیں لڑتا دیکھ کر کبھی بیچ بچاؤ کرنے نہیں آتے کیوں کہ ہم رات کو پھر سے ایک ہو جاتے تھے۔ بارش میں ٹیرس کے سارے سوراخوں میں شاپر گھسا کر پانی جمع کر کے چھپڑ چھپڑ کرتے، ابو جی کے ساتھ کرکٹ کھیلتے اور پتنگ اڑاتے۔

درختوں پر چڑھ کر امرود توڑتے۔ تمہیں یاد ہے مجھے گلاب کے پھول بہت لبھاتے تھے اور تم چپکے سے ڈھیروں رنگ برنگے گلاب اپنی آپا کے لیے توڑ لاتی۔ میری شادی پر کتنی چھوٹی سی تھی تم۔ میرے غرارے کا پائنچہ اپنی ننھی منی سی مٹھی میں کس کے پکڑ کے مجھ سے چپکی میری لاڈو بہنا!

سالوں بیت گئے ایک دوسرے کو دیکھے۔

ہمارے ماں باپ مٹی کی چادر اوڑھے لمبی نیند کیا جا سوئے ہمارا پورا آشیانہ ہی بکھر گیا۔ماں باپ تو نہیں رہے پر پیاری چھوٹی بہنا تمہیں اپنی بڑی بہن کی یاد نہیں آتی ؟ چلو اب جلدی سے غصہ تھوک دے۔

ایسے آخ تھوو۔۔

گلے شکوے دور کر دو میٹھی عید آ رہی ہے۔۔۔۔۔میں جب تک زندہ ہوں تمہیں خط لکھتی اور عید کارڈ بھیجتی رہوں گی۔

ہمیشہ کی طرح اس عید پر تمہاری آمد کی شدت سے منتظر رہوں گی۔چندا! دبئ کراچی سے دور ہی کتنا ہے،ادھر بیٹھے اُدھر اترے۔

کافی رات ہو گئی ابھی تک افطاری کے برتن سِنک میں یونہی پڑے میری راہ تک رہے ہیں بس کیا بتاؤں ؟تمہاری آپا اب بڑھی ہو چلی گھر کے کام کاج نہیں ہوتے مجھ بڑھیا سے۔کاش میری اولاد ہوتی تو تمہاری اولاد کو بہو یا داماد بنا لیتی پھر ہم بہنیں خوب شیر و شکر ہو کر رہتیں خیر جو رب کی منشاء۔

اب اجازت دو۔ذرا دیر کو ستالوں پھر تہجد پڑھ کر سحری کی تیاری بھی کرنی ہے۔

تمہارے دلہا بھائی کی بھی اس دشت کی سیاحی میں خاک چھانتے ہوئے اک عمر بیت گئی۔اب تو ان کے اعصاب اتنے کمزور ہو گئے ہیں کہ پھول ماروں بھی تو چوٹ لگتی ہے،

اتنے حساس ہو گئے ہیں وہ

دیکھ لو اس بڑھاپے میں بھی

تمہاری آپا کا ذوقِ مزاح عروج پر ہے۔

چلو خوب پھلو پھولو۔ملنے کی کوشش ضرور کرنا پر وعدہ کبھی نہ کرنا۔کیوں کہ وعدہ تو ٹوٹ جاتا ہے۔

اپنی ساس امی کو میرا عقیدت بھرا سلام دینا۔داماد بابو کو سلام اور دعائیں اور میرے پیارے راج دلارے بھانجی بھانجوں کو ڈھیروں پیار

والسلام

تمہاری بڑی آپا

دعا

عذرا خالد (کراچی)

دعا کے لغوی معنی پکارنے اور بلانے کے ہیں۔

دعا اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور اس سے اپنی حاجتیں طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ دعا عبادت کا مغز ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ دعا مانگنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور اس کی رحمتوں کا مستحق بنتا ہے۔

وہ اپنے مالک کو کبھی دل ہی دل میں پکارتا ہے اور اکثر اس کی زبان بھی اس کے دل کا ساتھ دیتی ہے۔ کبھی ہاتھ پھیلائے بغیر اس سے مانگتا ہے اور اکثر دست سوال دراز کر کے اس کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ یہی حقیقت ہے جس کا اظہار نبی ﷺ نے دعا کو مغزِ عبادت بلکہ عین عبادت قرار دے کر کیا ہے۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دعا مغزِ عبادت ہے۔ (ترمذی)

نبی ﷺ نے دعا کو مغزِ عبادت یا روحِ عبادت اس لیے فرمایا ہے کہ دعا کرنے والا مخلوق سے اپنی تمام اُمیدیں منقطع کر کے صرف اور صرف اللہ کو پکارتا ہے اور یہی توحید اور اخلاص کی حقیقت ہے اور توحید واخلاص سے اعلیٰ کوئی عبادت نہیں ہے۔ محی الدین ابن عربی کہتے ہیں کہ جس طرح جسم کے تمام اعضا ہڈیوں کے مغز سے قوت حاصل کرتے ہیں اسی طرح دعا وہ مغز ہے جس سے عابدوں کی عبادت کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں نبی ﷺ نے قرآن کی آیت سے استدلال کرتے ہوئے دعا کو عین عبادت بھی کہا ہے۔ ظاہر ہے کہ دعا کو عبادت یا مغزِ عبادت اسی وقت قرار دیا جا سکتا ہے جب دونوں کی حقیقت ایک ہو۔ ہے یعنی یہ کہ انسان اپنی عبودیت کا اظہار اور اللہ کی معبودیت کا اعتراف واقرار کرے۔ تمام عبادتیں اسی اظہار و اقرار کے مظاہر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ایک بہت اہم دعا ہے جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات کے وقت دیتا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دین اسلام نے ہمیں یہ عظیم الشان دعا سکھائی ہے جس کا ترجمہ ہے کہ "آپ پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو"

یہ دعائیں ہم ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت دیتے ہیں۔ جب مسلمان بھائی السلام علیکم کہتے ہیں تو فوری اس بات کا اقرار اور اظہار ہوتا ہے کہ اسلام امن وسلامتی کا دین ہے، اور دعا عمل کی قوت کو مضبوط کرنے کا نام ہے۔

قرآن مجید میں سلام کی اہمیت کو رب العزت نے سورہ النساء میں بیان کیا ہے: "اور جب تمہیں کوئی ایک "سلام" کہے تو تم اس کے سلام کا بہتر انداز سے جواب دو یا کم از کم اتنا ہی لوٹا دو۔ بے شک اللہ جل شانہ ہر

چیز کا حساب لینے والا ہے۔ ”سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

اللہ کے اسماے حسنیٰ قرآن اور احادیث میں بیان کیے گئے ہیں۔ اسمائے حسنہ کی صفات بے شمار ہیں، اس لیے کتنے ہی ایسے نام ہوں گے جن کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ چنانچہ ایک دعا میں نبی ﷺ نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ اس آیت کی بھی بہترین تفسیر ہیں۔ دعا یہ ہے کہ: ”میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر اس نام سے جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے، یا وہ نام جو تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو اس کا علم عطا کیا ہے، یا اسے تو نے اپنے ہی علمِ غیب میں اپنے پاس محفوظ رکھا ہے“۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۶۹)

نبی ﷺ کی دعائیں بہت جامع ہیں:

دعا مصیبت و بلا کو اُترنے نہیں دیتی۔ (مستدرک 1856)

دعا مسلمانوں کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔ (مستدرک حدیث: 1855)

دعا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (ترمذی 3551)

اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہے۔ (مسلم: 2675)

جسے دعا کرنے کی توفیق دی گئی اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ (ترمذی 3471)

مفسرین نے دعا قبول ہونے کی چند شرائط و آداب بیان کیے ہیں:

دعا مانگنے میں اخلاص ہو۔ دعا مانگتے وقت دل دعا کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف مشغول نہ ہو۔ ناجائز و گناہ کی دعا نہ مانگی جائے۔ جب ان شرطوں کو پورا کرتے ہوئے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول ہوتی ہے لیکن یہ ذہن میں رکھیں کہ قبولیتِ دعا کا اصل معنیٰ ہے کہ بندے کی پکار پر اللہ تعالیٰ کا اُسے قبول فرمانا۔ یہ ضروری نہیں کہ جو مانگا وہ مل جائے بلکہ مانگنے پر کچھ ملنے کا ظہور دوسری صورتوں میں بھی ہو سکتا ہے: مثلاً اُس دعا کے بدلہ گناہ معاف کر دیئے جائیں یا آخرت میں اس کے لئے ثواب ذخیرہ کر دیا جائے یا اصل مانگی ہوئی شے کی جگہ اس سے بہتر چیز عطا کر دی جائے یا اُس دعا میں مانگی ہوئی چیز بندے کی زیادہ ضرورت کے وقت تک روک دی جائے۔

ایک جامع دعا یہ بھی ہے کہ اے اللہ! مجھے ایمان و تقویٰ، صحت و عافیت، خوشیوں والی لمبی زندگی عطا فرما۔ جان، مال، عزت اور اہلِ خانہ کے حوالے سے برے وقت اور آزمائش سے محفوظ فرما۔ عافیت کے ساتھ ایمان پر خاتمہ، موت کے وقت میں آسانی، قبر و جہنم کے عذاب سے حفاظت، روز قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ اور جنت الفردوس میں بغیر کسی حساب کے داخلہ عطا فرما۔ یہ سب دعائیں میرے ماں باپ، بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے حق میں قبول فرمالیں اے رب پاک۔ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَاء. بیشک میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے۔

مجھ کو عیدی آپ دیں

ساجدہ بتول

میرے مالک میرے اللہ مجھ کو عیدی آپ دیں
دل کا ہے میرے تقاضا مجھ کو عیدی آپ دیں

مجھ کو ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت آپ دیں
پھر نہ کیسے ہو یہ مولا مجھ کو عیدی آپ دیں

آپ ہی وارث ہیں میرے آپ ہی اپنے میرے
میرے والی میرے ربا مجھ کو عیدی آپ دیں

ہر برس امی سے ابو سے مجھے عیدی ملی
چل دیے ہیں اب وہ عقبیٰ مجھ کو عیدی آپ دیں

گرچہ ہوں عورت مگر ہوں آپ کی چھوٹی بہت
ننھی ہوں بندی خدایا مجھ کو عیدی آپ دیں

اک کوئی کپڑوں کا جوڑا چند سو کے نوٹ ہی
پن کلپ کوئی دوپٹہ مجھ کو عیدی آپ دیں

کار کوٹھی کوئی بنگلہ یا کہ کوئی فیکٹری
کوئی ملکہ کوئی عہدہ مجھ کو عیدی آپ دیں

کوئی ناشر کتب میری مفت میں ہی چھاپ دے
بھیج دیں ناں یہ ہی نامہ مجھ کو عیدی آپ دیں

مجھ سی جاہل کو عروج و بخت اب ایسا ملے
پٹ چلے اب میرا ڈنکا مجھ کو عیدی آپ دیں

جانتے ہیں آپ کہ اولاد بھی میری نہیں
اک حسیں معصوم بچہ مجھ کو عیدی آپ دیں

مجھ کو بلوالیں در کعبہ پہ اے پیارے خدا
حج یا عمرے کا ویزہ مجھ کو عیدی آپ دیں

روز و شب کچھ اب مطاف و سعی مروہ میں کٹیں
دیکھ لوں کعبے کا جلوہ مجھ کو عیدی آپ دیں

اب سعادت حج کی ناکس کو ہو جائے نصیب
واں گزاروں یوم عرفہ مجھ کو عیدی آپ دیں

اب دیار سرور کونین میں اک گھر ملے
ان کے ہاں اب ہو ٹھکانہ مجھ کو عیدی آپ دیں

ایک لمحے کو بھی نہ میں آپ سے غافل رہوں
جذب دے دیں مجھ کو ایسا مجھ کو عیدی آپ دیں

مجھ سی اس بے سائباں کو اب تو تحفے میں ملے
گنبد خضری کا سایہ مجھ کو عیدی آپ دیں

مسجد نبوی میں میری موت آئے بس بتول
میرا مدفن ہو مدینہ مجھ کو عیدی آپ دیں

میری آہوں پہ تسلی میرے زخموں پہ دوا
میرے دل کو کچھ دلاسہ مجھ کو عیدی آپ دیں

پیار کی میٹھی صدائیں دل سے میرے آج بس
ضد کا ہے یہ شور اٹھا مجھ کو عیدی آپ دیں

آپ سے میرا تعلق روز روشن ہو گیا
کس قدر ہے اس کا چرچا مجھ کو عیدی اپ دیں

دل کا ہے یہ درد یارب یہ نہیں کوئی نظم
آنسوؤں سے ہے یہ لکھا مجھ کو عیدی آپ دیں

میں بتول اب آپ کے رحم و کرم پہ ہوں فقط
اے مرے ملجا و ماوی مجھ کو عیدی آپ دیں

بقیہ صفحہ ۲۹ کا

اللہ ان کو اور نوازتا ہے تاکہ مال و دولت ایک جگہ اکٹھا رہنے کی بجائے معاشرے میں گردش کرے۔

قرآن مجید اور حضرت محمد خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں بھی ہمیں اسی چیز کا تذکرہ ملتا ہے کہ ہمیں اپنے ساتھ دوسروں کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اگر کسی کے ساتھ اچھا نہ کر سکیں تو برا بھی مت سوچیں۔ کیونکہ اللہ اپنے حقوق تو معاف کر دیتا ہے لیکن بندے کے نہیں کرتا۔ اس لیے یاد رہے کہ سب سے بدترین وہ ہے جس کے لہجے میں کڑواہٹ کی وجہ سے لوگ اس سے دور بھاگیں۔ ایک مسلمان کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ عید کی خوشیوں میں دوسروں کو بھی شامل کرے، اس میں تمام مسلمان شامل ہیں۔ اس سے انسان کو دلی خوشی ملتی ہے اور ثواب کی نیت سے اس کا آخرت پر یقین کامل ہو جاتا ہے۔ عید مبارک۔

انوکھی عید

افسانہ

اُمِّ نُسیبہ

وہ منجمد وجود کے ساتھ موبائل کی اسکرین کو تک رہی تھی۔اسے اپنے وجود میں دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔اندر جو طوفان برپا تھا وہ اشکوں کی صورت سیلاب بن کر آنکھوں کے راستے بہہ پڑا۔پیغامات پڑھتے ہوئے دھڑکن ایسی تیز ہو رہی تھی کہ گویا اس کا پورا وجود ہی دل بن گیا ہو۔اس نے بڑی مشکل سے خود کو سنبھالا اور خاموشی سے موبائل جوں کا توں اپنی جگہ پر رکھ دیا۔اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

ابھی کچھ دیر پہلے وہ کتنی خوش تھی۔عید میں چند روز ہی باقی تھے اور آج عید کی ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔وہ کتنے شوق سے عدیل کو بچوں کے کپڑے، جوتے، گھڑیاں اور تمام چھوٹی چھوٹی چیزیں دکھا رہی تھی اور عدیل غائب دماغی سے ہر چیز دیکھ رہا تھا۔

"عدیل یہ دیکھیں بریرہ اور خولہ کے ہیئر بینڈز کتنے پیارے ہیں نا؟اور یہ حاشر کی گھڑی دیکھیں، شکر ہے نیلے رنگ کی مل گئی تھی۔کیونکہ اس نے تو کہا ہوا تھا کہ ماما مجھے تو اپنے کپڑوں سے میچنگ کی بلیو واچ ہی چاہیے۔"

اس نے ساری شاپنگ عدیل کو دکھاتے ہوئے پوچھا تھا۔

عدیل کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے عدیل کی طرف دیکھا اور موبائل اسکرین پر اس کی تیزی سے حرکت کرتی انگلیوں کو دیکھ کر کوفت کا شکار ہو گئی تھی۔

"سنیے!! میں آپ سے مخاطب ہوں۔"

اس نے ناراضگی سے عدیل کی طرف دیکھا۔

"ہمم!!! کیا کہہ رہی ہو؟؟

عدیل نے بمشکل موبائل سے نظریں ہٹاتے ہوئے استفسار کیا۔

"کچھ نہیں، بس میرا دماغ خراب ہو گیا ہے ذرا".

حفصہ نے جل کر کہا اور چیزیں سمیٹنے لگی۔

عدیل اسے نظرانداز کرتے ہوئے دوبارہ موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔"اور اپنے لیے کیا خریدا تم نے؟"

عدیل نے نظریں موبائل پر ہی جمائے سرسری سا پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔میرا تو ابھی پچھلی عید کا سوٹ بھی نیا رکھا ہوا۔مجھے کون سا کہیں جانا ہوتا ہے۔"

حفصہ بولی تو عدیل نے "ہمم" کہتے ہوئے گویا بات ختم کر دی۔

یہ صرف آج کی بات نہ تھی حفصہ کئی دنوں سے عدیل کی گھر اور بچوں میں عدم دلچسپی کو محسوس کر رہی تھی۔پہلے پہل تو اس نے اپنا وہم سمجھا مگر عدیل کے بدلے رویّے نے اسے عجیب سی پریشانی میں مبتلا کر دیا۔وہ پہلے سے یکسر مختلف ہو گیا تھا۔اس کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھنا، محبت کا اظہار کرنا، وہ گھر کی ذمہ

داریوں کے باعث تلخ ہو جاتی پھر بھی عدیل کی طرف سے محبت میں کمی نہ ہونا، وہ خاموش ہو جاتی یا روٹھ جاتی تو منانا۔۔۔کچھ بھی تو نہ رہا تھا۔

پچھلے ماہ سے بس وہ تھا اور اس کا موبائل۔ دفتر سے گھر آ کر ارد گرد سے بالکل غافل ہو جاتا کبھی اسکرین کو دیکھ کر مسکرانے لگتا تو کبھی کال آنے پر گھر سے باہر چلا جاتا۔ رمضان میں بھی افطار و تراویح سے فراغت کے بعد یہی مشغلہ اس کے پاس ہوتا۔ حفصہ نے شروع میں تو محسوس نہ کیا مگر اب عدیل کا مسلسل موبائل میں مصروف رہنا اسے کھلنے لگا اور وہ اس بارے میں تشویش کا شکار ہو گئی۔ کچھ دیر پہلے عدیل نمازِ عصر کی تیاری کی غرض سے کمرے سے نکلا ہی تھا کہ میز پر رکھے اس کے موبائل میں میسج کی بیپ بج اُٹھی، میسج پڑھتے ہی حفصہ کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔ لگے ہاتھوں اس نے میسج ہسٹری جو کھولی تو پتا لگا کہ میسجز کسی محترمہ کی طرف سے آ رہے ہیں اور ہر ہر میسج کا جواب عدیل نے بڑی دل لگی و دلجمعی سے دیا ہوا تھا۔۔۔۔اور آج بہر حال اسے پریشانی کا سرا کیا ہاتھ لگا اس کے تو ہاتھوں کے طوطے ہی اُڑ گئے۔

وہ منجمد وجود کے ساتھ موبائل کی اسکرین کو تک رہی تھی۔ اسے اپنے وجود میں دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اندر جو طوفان برپا تھا وہ اشکوں کی صورت سیلاب بن کر آنکھوں کے راستے بہہ پڑا۔ پیغامات پڑھتے ہوئے دھڑکن ایسی تیز ہو رہی تھی کہ گویا اس کا پورا وجود ہی دل بن گیا ہو۔ اس نے بڑی مشکل سے خود کو سنبھالا اور خاموشی سے موبائل جوں کا توں اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

"عدیل ایسے تو نہ تھے۔۔۔آخر کیا وجہ ہوئی کہ۔۔۔"

اس سے زیادہ اس سے سوچا ہی نہ گیا۔ شدتِ غم و غصہ سے اس کا دماغ سُن ہونے لگا۔ وہ اُٹھی اور امی کے گھر جانے کے بارے میں سوچنے لگی۔

"کیا ملا مجھے ان دس سالوں میں اپنی قربانیوں اور وفاداریوں کا صلہ؟ سراسر اذیت اور بے وفائی۔۔!"

اس نے ناگواری سے سوچا اور بیگ میں اپنے کپڑے رکھنے لگی کہ یکایک اپنے امی ابو کے چہرے اس کی دماغ کی اسکرین پر جگمگانے لگے۔

"کیا اس بڑھاپے میں، میں انہیں یہ دکھ دوں؟؟ ان کے مسکراتے اور مطمئن چہروں پر غم کی پرچھائیوں کا سبب بنوں؟ اور میکے میں جو بھرم قائم ہے وہ چکنا چور کر دوں؟ میری بھابیاں، دوستیں اور کزنیں جو میری زندگی کو رشک سے دیکھتی ہیں کیا ان کے لیے قابلِ ترس اور قابلِ رحم بن جاؤں؟"

حفصہ نے لمحے بھر میں سوچا۔ "مگر عدیل نے بھی تو میرے ساتھ اچھا نہیں کیا نا۔" اس نے تلخی سے سوچا۔

"مگر میں عدیل کے لیے کیوں راہ ہموار کروں؟ کیا اپنا ہنستا بستا گھر تباہ ہونے دوں؟؟ نہیں نہیں۔ عدیل نے اگر گمراہی کا رستہ چن لیا ہے تو کیا میں انہیں تنہا چھوڑ دوں۔

جبکہ ہم نے تو جنت تک کی ہمراہی کا وعدہ کیا تھا۔''
حفصہ نے لمحوں میں فیصلہ کیا اور کپڑے واپس الماری میں رکھ دیئے۔ ہاں اس نے جذبات کے بجائے مصلحت کی راہ کا انتخاب کیا تھا تاکہ اپنی جنت کو بچا سکے۔

اسے عدیل پر بے انتہا غصہ آیا ہوا تھا مگر پھر بھی اس نے باریک بینی سے اپنی زندگی کا جائزہ لیا، کہاں کہاں بہتری کی گنجائش تھی اور کہاں اس سے کوتاہی ہوئی تھی۔ پھر ایک دم کسی نتیجے پر پہنچ کر وہ مطمئن ہو گئی اور وضو کرنے کے لیے اٹھ کھڑی ہو گئی۔ رمضان المبارک کی مبارک ساعتیں اور اس کا ٹوٹا ہوا دل۔ اس کا دل بھر آیا اور وہ اپنے رب سے راز و نیاز میں مشغول ہو گئی۔

عید کا دن آن پہنچا۔ اس دوران حفصہ اندرونی طور پر جتنا بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہی مگر اس نے عدیل کے سامنے ضبط کے بند باندھے رکھے اور اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اسے بس اپنا عدیل واپس چاہیے تھا ہر قیمت پر۔ جو اسے واپس مل رہا تھا۔ عید کی نماز پڑھ کر عدیل گھر لوٹا تو حفصہ کو دیکھ کر حیران ہی رہ گیا کہاں ہر سال عید کے دن کاموں کے بوجھ سے نڈھال ہوتی حفصہ اور کہاں یہ قیامت ڈھاتی حفصہ۔۔۔ حفصہ نے اسے سلام کیا تو اس نے مسکراتے ہوئے اسے عیدی کے ساتھ عید کی مبارکباد دی۔

"اس عید پر ایک اور عیدی بھی ہے تمھارے لیے۔''
عدیل نے پر اسرار انداز میں کہا: اور اپنی جیب سے اپنا استعمال شدہ پرانا موبائل نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ ''یہ کیا۔۔؟''حفصہ نے حیرانی سے پوچھا۔ "میرے خیال میں اس کھیل کو ختم ہو جانا چاہیے کیونکہ میں اس محترمہ کو چھپا چھپا کر تھک گیا ہوں"
عدیل معنی خیز انداز میں بولا۔
حفصہ نے حیرانی سے موبائل کو دیکھا اور نا سمجھی کے عالم میں عدیل سے استفسار کیا۔ عدیل نے شرارت سے موبائل کی طرف اشارہ کیا۔ اب حفصہ نے موبائل جو چیک کیا تو ساری حقیقت اُس پر آشکار ہو گئی۔
"مم۔۔۔ مطلب کہ۔۔ آآآپ خود ہی ی ی۔۔۔''مارے حیرت کے اس سے جملہ بھی مکمل نہ ہو سکا۔
"جی ی ی۔۔ اور اس دن میں جان بوجھ کر اپنا موبائل آپ کے پاس رکھ کر دوسرے کمرے میں اس موبائل سے میسج کرنے گیا تھا۔''
عدیل نے ساری گتھی ہی سلجھا دی۔ "تمھیں کیا لگا کہ یہ تمھارا بے دام غلام تمھارے علاوہ کسی اور کا بھی ہو سکتا ہے؟''عدیل نے مخمور لہجے میں کہا۔
"عدیل آپ بہت برے ہیں۔"حفصہ فرطِ مسرت سے رو دی۔
"اور آپ بہت اچھی اور عقلمند ہیں۔''عدیل نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور معصوم سی صورت بنا کر اپنے کان پکڑ لیے تو وہ بے اختیار مسکرا دی اور اسے لگا کہ کائنات کی ہر شے ان دونوں کے ساتھ مسکرا رہی ہے۔

خواتین کے مسائل

دارالإفتاء الإخلاص

عید مبارک" کہنا(No(-2480"

عید کی مبارکباد دینے کے لیے "عید مبارک" کہنا جائز ہے، البتہ مبارکباد دینے کے لیے اس لفظ کو خاص سمجھنا صحیح نہیں ہے۔(الدر المختار: (باب العیدین، 169/2، ط: دارالفکر)

کیا شوال کے روزے اکٹھے رکھتے ہیں؟(No(-4438

واضح رہے کہ شوال کے چھ روزے یکم شوال یعنی عید کے دن کو چھوڑ کر شوال کی دوسری تاریخ سے لے کر مہینہ کے آخر تک، چاہے وقفے وقفے سے رکھے جائیں یا اکٹھے رکھے جائیں، دونوں طرح درست ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار: 435/2، ط: دارالفکر)

شوال کے نفل روزوں میں قضا روزوں کی نیت کرنا (No(-4383

واضح رہے کہ شوال کے روزے نفل ہیں جبکہ قضا کے روزے رکھنا شرعاً اس کے ذمہ لازم ہیں، دونوں کی الگ الگ حیثیت ہے، اس لئے جس شخص کے ذمہ روزوں کی قضا ہو، وہ شوال کے چھ نفلی روزے بھی رکھ سکتا ہے، لیکن اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ پہلے قضا روزے رکھے، پھر نفل روزے رکھے، اور اگر کوئی شخص شوال کے نفل روزوں میں قضا روزوں کی نیت کرتا ہے تو اس صورت میں قضا روزے ہی ادا ہوں گے۔(الھندیۃ: کتاب الصوم، 197/1، رشیدیہ)

عید الفطر کے موقع پر عیدی دینے کا حکم(4682- No)

واضح رہے کہ عید الفطر کے دن چونکہ عیدی خوشی کے اظہار کے لیے تحفہ کے طور پر دی جاتی ہے، اس لیے عید الفطر کے موقع پر بڑے حضرات کا بچوں کو، فیکٹری والوں کا ملازمین کو، اور مالکان کا نوکروں کو عیدی دینا شرعاً جائز ہے، البتہ کسی سے اس کی خوشی اور رضامندی کے بغیر زبردستی عیدی لینا، یا کسی کو اس نیت سے عیدی دینا کہ اس سے بدلے میں دوگنی عیدی وصول کرے گا، یہ دونوں صورتیں شرعاً جائز نہیں ہیں، اور اگر اسلامی عبادت یا سنت سمجھ کر نہ کرے، تو بدعت کے زمرے میں بھی نہیں آئے گا۔(الھندیۃ: 374/4، ط: دارالفکر)

جنگ کی آتش میں جھلستے بچوں کی عید

خولہ بنت اسماعیل

عید الفطر مسلمانوں کے لیے خوشیوں کا دن ہوتا ہے، اور خاص طور پر بچوں کے لیے یہ دن خوشی اور جوش کا موقع ہوتا ہے۔ رمضان کے مہینے میں روزوں کی سختیوں اور عبادات کے بعد، عید کا دن بچوں کے لیے ایک نئی خوشی، رنگینیت اور لذت لے کر آتا ہے۔ یہ دن نہ صرف نئے کپڑے، تحائف اور مزیدار کھانوں کا موقع ہوتا ہے، بلکہ اس میں بچوں کی معصومیت اور خوشیوں کی وہ بے ساختہ ہنسی بھی شامل ہوتی ہے جو ہر کسی کو اپنے بچپن کی یاد دلاتی ہے۔ عید کی صبح سے لے کر رات تک بچوں کی خوشیاں اس دن کی اصل روح کو اجاگر کرتی ہیں۔

عید والے دن ہر والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے بہت پیارے، خوش اور سب سے منفرد نظر آئیں اسی لیے والد اپنے بچوں کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کے لیے اپنی جیب تک خالی کر دیتا ہے اور ماں بچوں کی خاطر اپنی جوانی اپنا حسن سب کچھ قربان کر دیتی ہے، لیکن بچوں کی خوشیوں پر آنچ نہیں آنے دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ عید والے دن تمام بچے رنگین کپڑوں میں ملبوس ہو کر اپنی معصومیت کی وجہ سے کسی اور جہاں کے باسی لگتے ہیں اور بے جا فرمائشوں اور شرارتوں سے گھر کو رونق بخشتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا پوری امت مسلمہ کے بچے اسی طرح عید کی خوشیوں میں شریک ہیں؟ کیا فلسطین کے بچے بھی باقی بچوں کی طرح عید منا رہے ہیں اگر نہیں تو کیوں؟ کیا انھیں اس بات کا حق نہیں کہ وہ بھی عید کو جوش و خروش سے منائیں؟ کیا وہ بچے جنھوں نے پچھلے دو سالوں سے اپنوں کی لاشیں اٹھتی ہوئی دیکھی ہیں، اپنے ماں باپ کو قبر میں اترتا دیکھتے رہے تو کیا وہ عید باقی بچوں کی طرح منا پائیں گے؟ ایسا لگتا ہے ان بچوں کی معصومیت کہیں کھو گئی ہے اور شرارتیں کہیں دب گئی ہیں۔ ان سب سوالات کے جوابات کون دے گا؟ امت مسلمہ کو ان بچوں کا ذرہ برابر بھی احساس نہیں؟

عید کا دن صرف خوشی کا نہیں، بلکہ اتحاد، ہمدردی اور انسانیت کا پیغام ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنے ارد گرد نظر دوڑائیں، تو ہمیں ان بچوں کے چہرے نظر آئیں گے جو اپنی معصومیت اور خوشیوں کے حق سے محروم ہیں۔ فلسطین کے وہ بچے جو راتوں کو خوف میں ڈوبے رہ کر سو رہے ہیں، کیا وہ بھی عید کی خوشی کا حصہ بننے کے حق دار

نہیں؟ان کی معصومیت اور مسکراہٹیں ہم سب کی ذمہ داری ہیں۔جب تک ہم ان کی حمایت نہیں کرتے،ہم اپنی عید کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ہمیں یہ سمجھنا ہو گا کہ عید کا اصل مقصد صرف اپنی خوشی منانا نہیں،بلکہ دوسروں کی تکالیف میں شریک ہو کر ان کی زندگیوں میں خوشیاں بھرنا ہے۔اگر ہم دنیا کے ہر بچے کے حق میں آواز بلند کریں،تو شاید ایک دن یہ دن تمام بچوں کے لیے،چاہے وہ کسی بھی حصے میں ہوں،ایک جیسا خوشی کا دن بن جائے گا۔تبھی ہم عید کی حقیقی خوشی حاصل کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام دنیا کے بچوں کو خوشیوں سے بھر دے،خاص طور پر ان معصوم بچوں کو جو جنگ، ظلم اور غربت کی مار جھیل رہے ہیں۔اللہ ہماری ہمت اور جذبے کو جِلا بخشے تاکہ ہم اپنی خوشیوں میں ان بچوں کو شامل کر سکیں اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ہمیں یہ سمجھنا ہو گا کہ انسانیت کا اصل تقاضا یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی مدد کریں اور دنیا کے ہر بچے کو عزت و محبت کی نگاہ سے دیکھیں۔اے اللہ، فلسطین کے بچوں سمیت دنیا بھر کے بے گناہ بچوں کو سکون، حفاظت اور خوشیاں عطا فرما۔ان کی معصومیت کو محفوظ رکھ،اور ان کے لیے ایک بہتر، پُرامن اور خوشحال مستقبل کی راہیں کھول دے۔آمین۔

بقیہ صفحہ نمبر 69

رکن ابو خمش جو غزہ میں اسرائیلی فوج کے حملے میں جاں بحق ہوئے تھے، کی والدہ نے بتایا کہ ”یہ عید غم سے بھری ہے، میں صبح سے اپنے بیٹے کی قبر کے پاس بیٹھی ہوں۔“ یہاں بھی دیکھیں فلسطین کے نامہ نگار اسماعیل الغول شہید کی بیٹی اپنے پاپا کی قبر کے مکتبہ سے لپٹ کر عید مل رہی ہے۔اور معصومانہ خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہی ہے:”بابا گلے ملے نا آج عید کا دن ہے۔“ام احمد نامی دیگر خاتون جن کے شوہر کا انتقال ہوا ہے، کہتی ہیں ”صبح میں بیدار ہوئی تو مجھے بے ساختہ میرے شوہر یاد آئے،آج عید جیسی عید نہیں لگ رہی ہے۔ہر جگہ یہی حال ہے،بچوں کو بھی نئے کپڑے میسر نہیں ہیں،ہم کیک بھی نہیں بنا سکے۔“

اہل غزہ کو کیسے عید مبارک کہوں؟

عید مبارک اور اس کی رونقیں

بنت محمد شفیع

عید الفطر ایک اسلامی تہوار ہے جس سے پوری دنیا میں بسنے والے مسلمان لوگ مناتے ہیں، یہ رمضان المبارک کے اختتام کے بعد منایا جاتا ہے، تمام مسلمان لوگ 29،30،دن کا روزہ رکھنے کے بعد یکم شوال کو عید الفطر مناتے ہیں، جو اللہ تعالی کی طرف سے سب مسلمانوں کے لیے ھدیہ ہوتا ہے۔

مقامی رہنماؤں کے چاند دیکھنے اور گواہی دینے سے فیصلہ ہوتا ہے۔ مختلف ممالک میں عید مختلف دنوں میں منایا جاتا ہے۔ بعض ممالک سعودی عرب کی قیادت میں عید الفطر منایا جاتا ہیں۔

عید الفطر کی سنّتیں

اپنے کپڑوں میں سے جو بہتر ہو اس کو زیب تن کرنا، نئے کپڑے پہننا مستحب ہے، لیکن عید کے لیے با قاعدہ نیے کپڑے بنا کر پہننا یہ لازم نہیں ہیں۔ آپ ﷺ بھی اپنے ملبوسات میں سے جو بہترین لباس ہوتا اس کو زیب تن فرماتے۔

عید کے دن صبح جلدی بیدار ہونا، غسل کرنا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور اچھا سا لباس پہننا، مسکینوں اور فقیروں کو کھانا کھلانا، عید کی نماز ادا کرنا اور اللہ تعالی کے حضور سجدہ شکر ادا کرنا، کہ اس ذات علیم نے اتنے بابرکت، خوبصورت دن سے نوازا۔

عید کے دن زیب و زینت اور شریعت کے مطابق آرایش کرنا مستحب ہے۔

بعض لوگ تو نیا لباس پہننے کو بہت ترجیح دیتے ہے اور مانگ تانگ کر پہنتے ہیں، تو یہ جائز نہیں ہے اس سے بچنا چاہیے ہمیں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے مشفق ہستی کی کیا سنّت رہی ہے، عید کے موقع پر ان کے طور طریقے کو لے کر چلے گے تو دنیا اور آخرت میں سرخروئی نصیب ہو گی۔

حضرت اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہے: کہ عید کی نماز کے بعد لوگ آپس میں معانقہ، مصافحہ کرتے ہیں اور اس کو ضروری خیال کرتے ہیں، یہ بدعت ہے بعض لوگ بہت دنوں کی بعد ملتے ہے اور ان کی یہ عادت ہوتی ہے، کہ وہ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بعض لوگ ایک دوسرے کو کلمات تہنیک (عید مبارک) کہتے ہے تو یہ فی جملہ مستحب ہے،

بشرطیکہ اس کو بطور رسم ورواج کے پابندی سے نہ کرے تو جائز ہے۔ نماز عید سے قبل صدقہ فطر نکال کر غریبوں کو دینا تاکہ عید کی خوشیوں سے وہ لوگ بھی لطف اندوز ہو سکے۔

صدقہ فطر کیا ہے؟

صدقہ فطر روزے دار کے فحش غلطی اور لغویات کے پاک کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا ہے جو روزے داروں کی لغویات اور بیہودہ باتوں سے پاکی کا ذریعہ بنتی ہیں، یہ غریبوں کے پرورش اور روزی ہیں، جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا تو یہ مقبول زکوٰۃ کا درجہ رکھتی ہے اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ دوسرے صدقات کی طرح ایک صدقہ ہو گا۔ (ماخوذ من سنن ابی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب الزکوۃ الفطر 111/2)

تبصرے

ماشاءاللہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ بارک اللہ فیک وعلمک وعملک بہت مبارک ہو اللہ تعالیٰ یہ محنت اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کا دنیا و آخرت میں بہترین اجر عطاء فرمائے۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اس نیکی کے بدلے وہ عطاء فرمائے جس کی خواہشات ہیں۔۔۔۔آمین (ابو حسن)

ماشاءاللہ۔۔۔الحمد للہ بہت خوبصورت اور دلکش۔محنت نظر آ رہی خوبصورت ایڈیٹنگ خوبصورت انتخاب۔اللہ پاک مزید ترقی دے (رقیہ)

ماشاءاللہ ماشاءاللہ بہت خوب صورت، بہترین ابھی صرف دیکھا ہے ان شاءاللہ پڑھوں گی۔۔ کیا میرا بہت زیادہ الفاظ ہو رہے تھے ؟؟(حفصہ سلطان)۔۔۔۔ ٹیم: موضوعات کافی سارے ایک جیسے ہو گئے تھے۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ بارک اللہ فیک اللہ آپکو اپنے گھر بلالیں (زینب نعیم)

الحمد للہ، جزاک اللہ خیرا میگزین ماشاءاللہ سے ہمیشہ کی طرح دلکش اور معلوماتی ہے۔۔اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے آمین ثم آمین (خولہ تسنیم) ٹیم: بہت شکریہ بہنا۔آپکو پسند آیا خوشی ہوئی۔اللہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔امین

ماشاءاللہ ماشاءاللہ بہت حسین (فاطمہ عبدالمجید) ٹیم: بہت شکریہ۔اپکی تحریر بھی حسین رہی ماشاءاللہ

ماشاءاللہ ! بہت ہی خوبصورت ہے۔ہمیشہ کی طرح دل کو چھونے والا۔اس میگزین کی سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ جب آپ اس کو کھول کہ پڑھنا شروع کرتے ہو تو ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوتی ہے، مختلف عنوان دیکھنے کو ملتے ہیں اور ہر ایک موضوع پر بات کی جاتی ہے جو کہ دیکھتے ساتھ ہی ایک ایسے احساس کو بیدار کرتے ہیں جو ہم شاید عرصوں سے بھولے ہوں۔جس چیز کہ بارے میں ہمیں تجسس ہو اور وہ آپ کو یوں اچانک میسر آ جائے وہ ایک الگ ہی خوشی ہوتی ہے، اسی طرح اس میگزین میں آپ سب ہر پہلو کو بہت اچھے سے بیان کرتے ہیں اور دیکھ کہ اچھا لگتا ہے۔فاطمہ آپی بھی ڈیزائننگ میں مہارت رکھتی ہیں۔موضوع سے relate کر کہ بہت اچھی ایڈیٹنگ کرتی ہیں جو کہ آنکھوں میں بھی رونک پیدا کرتا ہے۔اللہ کرے آپ سب ایسے ہی لکھتے رہیں اور اپنے خیالات کو اظہار کرنے کی مہارت رکھیں کیونکہ بعض دفعہ ہم جو کہنا یا لکھنا چاہ رہے ہوتے ہیں وہ ہم پیش نہیں کر پاتے۔اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔آمین۔❤(عائزہ صغیر)

ٹیم: شکریہ بہت ہی اچھا لگا۔اتنا پیارا لکھا۔میگزین کے لیے اتنے خوبصورت الفاظ کا چناؤ کیا۔دعاؤں پر دل سے آمین۔

گم شدہ عیدیں

رقیہ عطاء اللہ شاہ

چلو بچوں! جلدی جلدی تیار ہو جاؤ، شاباش!

گاؤں چلنا ہے نا۔ ابو جی بولے۔

جی ابو جان! بس 10 منٹ۔

عائشہ، سعید، سعود یک زباں بولے۔

رمضان میں سفر کا اپنا الگ مزہ ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر اپنوں سے ملنے اور عید منانے کی خوشی۔

کیا ہی خوبصورت ہمارا بچپن ہوا کرتا تھا پیارے بچوں۔ ابو جان یہ سب سفر کو مزید دلچسپ بنانے کے لیے بتا رہے تھے اور بچے بھی مزے لے لے کر سنتے۔

پھر کیا ہوا آگے۔۔۔ سعود بولا۔

جی۔ تو میں یہ بتا رہا تھا کہ ہماری عیدیں بہت خوب صورت ہوا کرتی تھی کیوں کہ اس وقت دل محبت سے لبریز اور لوگ سادہ ہوا کرتے تھے۔ نہ کوئی کسی کا کھانے پینے یا کپڑوں کی طرف دھیان جاتا تھا نہ ہی کوئی طمع اور رشک کی نگاہ سے دیکھتا۔

بہت پر سکون زندگی ہوا کرتی۔ عید پر نئے کپڑے میسر نہ بھی ہوتے تو دھلے ہوئے صاف زیب تن کر لیا کرتے تھے اور جو کچھ اپنے لیے پکتا وہی مل بانٹ کر کھاتے، بھائی، بہن اور کزنوں کے بچوں کو عیدی بھی دی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ کسی غریب، یتیم، بے سہارا کا بھی خیال رکھا جاتا تھا۔

عائشہ جو سوچوں میں گم تھی ایک دم سوال کرنے لگی۔۔

پھر عید تو اللہ کا انعام ہے اس پہ بھلا نئے کپڑوں کے بجائے پرانے کیوں پہنے جاتے تھے۔

اس دفعہ جواب ابو کے بجائے امی نے دیا۔

دیکھو بیٹا! عید بے شک اللہ کا انعام ہے خوشی کا دن ہے لیکن نئے کپڑے بنوانا، پہننا ہر بار ضروری تو نہیں۔ پتا ہے وہ کیوں؟ کیوں کہ ہمارے پیارے آقا رسول اللہ ﷺ کی سنت نئے کپڑوں کی بھی رہی اور پرانے جو صاف ہوں اچھی حالت میں ہوں تو وہ بھی زیب تن فرما لیا کرتے تھے۔ اس کا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ خوامخواہ رنگ برنگے ملبوسات اور وہ بھی ہر ہر موقع پر الگ کی حرص باقی نہیں رہتی اور ہمیں سنت پر عمل کا موقع بھی مل جاتا ہے۔

تینوں بچے حیرت اور خوشی سے ملے جلے تاثرات کے

ساتھ بول اٹھے۔اچھااب سمجھ آئی کہ اس سنت کی کیا حکمت ہے اور ہم عہد کرتے ہیں کہ عمل کرتے رہیں گے ان شاءاللہ۔

لو! ہم گاؤں پہنچ گئے۔ابو نے گاڑی کو بریک لگاتے ہوئے کہااور ساتھ ہی وہاں منتظر عزیزوں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔

گھر پہنچ کر بغیر تھکن اتارے ابو نے لسٹ بنانی شروع کر دی جس میں عید کی خوشیوں کو دوبالا کرنے کے لیے قریبی شہر سے کچھ سامان (چاول، مرغی، مختلف سبزیاں اور فروٹ وغیرہ) لے آنا تھا۔اتنے میں سعید بھی تیار ہو گئے کہ میں بھی ابو جان کی مدد کروں گا۔

عید نماز کے بعد کا منظر بھی دیکھنے کے لائق ہوتا جب سب گلے ملتے چہروں پر مسکان سجائے، سارے رنج و غم اور ناراضگی بھلائے شیر وشکر ہوتے تو فضا میں بھی عجیب خوشی اور سرور محسوس ہوتا، پھر سب کے لیے مل کر کھانے کا انتظام کیا جاتا دیگیں پکتی پھر سب مل کھانا کھاتے اور عید کی خوشی مناتے۔

لیکن آج یہ سب مناظر رخصت ہو چکے ہیں نہ تو وہ لوگ رہے جو محبت کا درس دیا کرتے تھے نہ ہی ملن کا کوئی شوق وطلب باقی رہی یوں ہماری وہ عیدین گم ہو کر ماضی کا حصہ بن چکی، یہ سب بڑوں کے دم سے تھا گویا کہ وہ سب کچھ اپنے ساتھ ہی لے کر چلے گئے، ان کے ساتھ گزاری جانے والی عیدیں ہمارے کتابِ حیات کا ایک ایسا باب جو اب بند ہو چکا۔لیکن ابھی بھی وقت ہے پیچھے لوٹنے کا، ان بزرگوں کی ریت ورسم کو جاری رکھنے کا۔

اگر اس کی وجوہات پر نظر ڈالی جائے تو جدید دور کی جدید ایجادات ہی ہیں جن کا ایک رخ ہمارے نفع کا ہے تو دوسرا رخ ایک سیاہ باب جو خوشیوں کو، سادگی کو، احساس کو، رشتے داری نبھانے کو غرض ہر چیز کو نگل چکا ہے۔اس میں سرفہرست موبائل فون اور سوشل میڈیا کا بے جا استعمال ہے جس نے رشتے دار تو دور کی بات ایک ہی گھر کے افراد کو اجنبی بنا دیا ہے۔اسی کی بدولت بچے والدین سے دور، بزرگ تنہائی کا شکار، میاں بیوی کا تعلق بھی بس رسمی حد تک رہ گیا ہے۔جیسے کہ میں نے عرض کیا ابھی بھی وقت ہے ہم اس روبوٹک زندگی سے نکلیں، ایک دوسرے کو وقت دیں، خیال رکھیں، تعلقات کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کریں، والدین اور بزرگ اسی طرح بچے ہمارا سرمایہ ہیں ان پر بھرپور توجہ دیں۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ جدید دور کے جدید تقاضوں سے بالکل کنارہ کش ہو جائیں۔ نہیں ہرگز نہیں، بس ضرورت کو ضرورت کی حد تک ہی محدود رکھیں۔ ملاقات کے کسی موقع کو ضائع نہ ہونے دیں، بڑوں کی صحبت میں بیٹھیں تاکہ آپ کے بچے آپ کو دیکھ کر اسی جذبے کے ساتھ بڑے ہوں۔

عید کیلئے دلکش میک اَپ ٹپس

ام حسن

فریش لک کے لیے 'پرائمر'

میک اپ آرٹسٹ پرائمر کو گرمیوں کا دوست قرار دیتے ہیں۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا فاؤنڈیشن گرمیوں میں بھی دیرپا قائم رہے تو پرائمر کا استعمال کیجیے۔ پرائمر استعمال کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ چہرے پر پرائمر کی تھوڑی سی مقدار (مٹر کے دانے برابر معیاری برش کے ذریعے چہرے پر لگائی جائے۔ پرائمر جِلد پر چکنائی نہیں آنے دیتا اور فاؤنڈیشن کا اثر چہرے پر رہتا ہے اور اسے چہرے سے ہٹنے نہیں دیتا۔

چہرے کی صفائی

موسم چاہے کیسا بھی ہو، میک اپ سے پہلے جِلد کی کلینزنگ کرنا ضروری ہے۔ چہرہ اچھی طرح دھوئیں، کلینزنگ اور موائسچرائزنگ کریں، یہ بات ذہن میں رکھیں کہ گرمیوں میں موائسچرائزر آئل بیسڈ نہ ہو۔ اس کے بعد میک اپ کا آغاز کریں۔ اگر آپ کی جِلد آئلی ہے تو اسکن ٹونر یا عرق گلاب کا استعمال کریں۔ اگر میک اَپ سے پہلے برف لے کر ململ کے کپڑے میں رکھ کر آئسنگ کی جائے تو پسینہ نہیں آتا۔ اگر آئسنگ نہیں تو آپ ٹھنڈے پانی میں تولیہ بھگو کر تھوڑی دیر کے لیے اسے چہرے پر رکھ کر نیچے سے اٹھائیں، اس طرح کرنے سے بھی میک اپ کے بعد پسینہ نہیں آتا۔

ہلکا سب سے اچھا

موسم گرما میں شمری میک اپ کا استعمال ترک کر کے نیچرل اور ہلکے رنگوں کا انتخاب بہترین رہتا ہے۔ لپ اسٹک اور آئی شیڈو کے لیے ہلکے رنگوں کا انتخاب کریں۔ اگر چاہیں تو لپ لائنر کا استعمال کریں لیکن وہ بھی ہلکے رنگ کا ہونا چاہیے۔ صبح یا دوپہر کے اوقات ہیں آسمانی یا خاکستری شیڈ آنکھوں پر لگا کر ایک پرفیکٹ اور نیچرل لک حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ شوخ انداز دینا چاہتی ہیں تو اس کے لیے گولڈن آئی شیڈو کا استعمال کریں۔ آنکھوں کے لیے گرم موسم میں واٹر پروف آئی میک اپ مناسب رہے گا۔ واٹر پروف مسکارے کا ایک کوٹ خوبصورتی میں اضافے کا سبب بنے گا۔

بلش آن

گرمیوں کے موسم میں چہرے کو تروتازہ اور شگفتہ انداز عطا کرنے کے لیے کریم بلش کا استعمال پاؤڈر بلش سے زیادہ سود مند ثابت ہو گا۔ اگر آپ چاہیں تو اپنے من پسند پاؤڈر بلش کو کسی اچھے موسچرائزر کے ساتھ ملا کر آپ اپنا کریم بلش بنا سکتی ہیں کیونکہ کریمی بلش جِلد کے اوپر لگا رہتا ہے، اس لیے گرمی میں بھی دیرپا رہے گا۔

کریم بلش ہلکی ہوتی ہے اور چہرے پر جے بغیر ہی آپ کو بہت اچھا، قدرتی اور نرم و ملائم نکھار دیتی ہے۔

لپ اسٹک کا انتخاب

گرمیوں میں لپ اسٹک کے لیے گہرے رنگوں کا انتخاب ہر گز نہ کریں۔ اسی طرح گرم موسم میں لپ گلوس کا استعمال بھی نہیں کرنا چاہیے، یہ گرمیوں میں بہت جلد پگھل جاتا ہے۔ صرف لپ اسٹک کا استعمال ہی کافی رہتا ہے۔ لپ اسٹک اپلائی کرنے سے قبل ہلکا فاؤنڈیشن اپلائی کریں، اس کے بعد لپ اسٹک استعمال کریں۔ ایسا کرنے سے میک اپ خراب نہیں ہوگا اور شمع محفل بھی آپ ہوں گی۔

عید الفطر کی اصل خوشیاں

عائزہ چوہدری

رمضان المبارک کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جس خوبصورت تحفہ سے نوازتا ہے وہ عید کا ہے۔ عید کا دن انتہائی خوبصورت ہوتا ہے کیونکہ ہم اس دن کو یادگار بنانے کے لئے انتہائی محنت کرتے ہیں اور ہر ایک چیز کو پہلے سے اچھے طریقے سے تیار کر کے رکھتے ہیں تاکہ کوئی پریشانی محسوس نہ ہو۔ عید کی تیاریوں میں پیسے خرچ کیے جاتے ہیں، مختلف قسم کے پکوان بنائے جاتے ہیں، خاندان کے ساتھ پرجوش عید منائی جاتی ہے۔ رشتہ داروں کو عیدی دی جاتی ہے۔ ایک دوسرے کی دعوت کی جاتی ہے۔

لیکن اس سب کے باوجود آپ کو نہیں لگتا کہ عید کا اصل مقصد ابھی ادھورا ہے۔ اس دن کی اصل خوشی ابھی کچھ اور ہے جو اللہ کو بھی بہت پسند ہے اور وہ یہ کہ غریبوں کو بھی اپنے ساتھ ان خوشیوں میں شریک کیا جائے۔ جیسے ہم عید پہ اپنا خیال رکھتے ہیں ویسے ان کا بھی رکھا جائے۔ ان کو بھی عیدی اور فطرانہ (صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کیا جاتا ہے۔ فطرانہ اس لئے فرض کیا گیا ہے تاکہ جو غلطیاں روزہ داروں سے روزے کے حالت میں ہوئیں اللہ ان کو پاک کر دے اور بندے کو معاف فرمادے بے شک وہ بخشنے والا ہے) دیا جائے۔ غریب طبقے کا خیال رکھا جائے اور ان کی مدد اپنی استطاعت سے بڑھ کر کی جائے تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔

عیدی یا صدقہ فطر دینے سے اگر کسی کے چند پیسے جائیں گے تو اس سے اس کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ کیا پتا آپ کے یہ چند کسی کے لئے بہت ہوں۔ البتہ نقصان تو دور کی بات، فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جو دوسروں کی مدد کرتے ہیں اور ان کے رزق میں کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کو اللہ دوسروں کی مدد کے لئے پیدا کرتا ہے اور یہ ایسے لوگ ہیں جو اچھے طریقے سے خرچ کرنا جانتے ہیں، کیونکہ وہ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔۔۔

بقیہ صفحہ ۱۶ پر

پکوان

عائشہ نعیم

اجزاء۔

سویاں 1 کپ، کوکونٹ پاؤڈر 2 چمچ، کسٹرڈ پاؤڈر 1 کپ،
دودھ 5 کپ، چینی 2 پیالی، چھوٹی الائچی دو سے تین عدد
عرق گلاب دو کھانے کے چمچ، چیڈر چیز آدھی پیالی
کارن فلار ڈیڑھ کھانے کا چمچ، فریش کریم ایک پیالی
موزریلا چیز آدھی پیالی، مکھن آدھی پیالی
بادام پستے 1 کپ باریک پسے ہوئے اور 1 کپ باریک کٹے ہوئے

ترکیب۔

ہلکی آنچ پر چینی میں پسی ہوئی الائچی، کسٹرڈ پاؤڈر اور آدھی پیالی پانی ڈال کر پکائیں اور گاڑھا شیرہ تیار کریں پھر ساتھ ہی اس میں عرق گلاب شامل کر کے دیگچی کو چولہے سے اتار لیں۔

دودھ میں کنڈینس ملک ڈال کر اچھی طرح پکائیں اور چمچ چلاتی رہیں، ابال آنے پر اس میں فریش کریم اور کارن فلار ڈالیں اور پھر مستقل چمچ چلائیں تاکہ گانٹھ نہ پڑے۔

مکسچر گاڑھا ہونے پر اس کو چولہے سے اتار لیں اور پھر چیڈر چیز، موزریلا چیز ڈال کر اچھی طرح مکس کر کے فریج میں رکھ دیں۔

اب سویوں کو توڑ کر ایک کھلے منہ کے برتن میں ڈالیں اور اس پر پگھلا ہوا گرم مکھن ڈال کر سارے میں پھیلا لیں۔

پھر اس پر کسٹرڈ کا پکا ہوا گاڑھا مکسچر ڈال کر ایک تہہ بنائیں اس کے بعد چیز والے مکسچر کی تہہ ڈال دیں۔

اس کو اوون میں 20 منٹ کے لیے رکھ کر بیکنگ کر لیں۔

لیجیے مزیدار ترکش کسٹرڈ کنافہ بن کر تیا ہے۔ اب اس پر پستے بادام اور کوکونٹ پاؤڈر ڈال کر اچھی طرح سروو کر دیں اور ساتھ میں ایک کپ سادہ قہوہ ڈرنک کے طور پر۔

ترکش کنافہ